حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھے، جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے : ﴿ وَمِن ذُرِّيَّتِهِۦ دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ۚ ﴿٨٤﴾ ﴾ (الأنعام: ٨٤) ترجمہ: اور اسی کی نسل سے ہم نے داود، سلیمان، ایوب، یوسف، موسی اور ہارون کو (ہدایت بخشی)۔

حضرت ایوب علیہ السلام اپنے صبر کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی مالدار بنایا تھا۔ بے شمار مویشی اور غلام آپ کے پاس تھے۔ آپ کی ایک صالح اور نیک بیوی بھی تھیں اور آل و اولاد کی نعمتوں سے بھی اللہ نے نوازا تھا۔ لیکن اللہ نے آپ کا امتحان اس طرح لیا تھا کہ آپ کی ساری دولت ختم ہو گئی۔ مویشی ختم ہو گئے اور غلام اور اولادیں سب فوت ہو گئیں۔ صرف اتنا ہی نہیں انہیں ایسے امراض لاحق ہو گئے تھے کہ پورا جسم بیماریوں سے بھر گیا۔ لیکن ان ساری پریشانیوں اور مصیبتوں میں آپ ثابت قدم رہے اور ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیا۔ جوں جوں آپ کی پریشانیاں بڑھتی جاتیں ویسے آپ کے صبر میں بھی اضافہ ہوتا جاتا۔ ایک مدت تک آپ شدائد و محن میں مبتلا رہے لیکن ایک لمحہ کے لئے بھی آپ کے لب پر حرف شکایت نہیں آیا۔ وہ ہر حال میں اللہ کے صابر و شاکر بندے بنے رہے۔

بالآخر آپ نے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا فرمائی: ﴿ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿٨٣﴾ ﴾ (الأنبیاء: ٨٣) ترجمہ: اور (یہی ہوش مندی اور حکم و علم کی نعمت) ہم نے ایوب کو دی تھی۔ اور یاد کرو، جب کہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور حکم دیا کہ زمین پر اپنا پیر مارو۔ جب آپ نے ایسا کیا تو وہاں ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ آپ نے اسی سے غسل کیا۔ جسکے نتیجے میں آپ اللہ کے حکم سے نہ صرف بیما

ریوں سے صحت مند ہو گئے بلکہ آپ جوان اور انتہائی خوبصورت اور حسین و جمیل ہو گئے۔ قرآن میں ہے: ﴿ فَٱسْتَجَبْنَا لَهُۥ فَكَشَفْنَا مَا بِهِۦ مِن ضُرٍّ ﴿٨٤﴾ ﴾ (الأنبیاء: ٨٤) ترجمہ:۔ ہم نے اس کی دعا قبول کی اور جو تکلیف اسے تھی اس کو دور کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے پھر آپ کو ایسا بنا دیا کہ خود ان کی زوجہ محترمہ بھی حیران و ششدر رہ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت و جوانی ہی نہیں عطا فرمائی بلکہ آپ کو پہلے سے زیادہ مالدار اور آل و اولاد والا بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَءَاتَيْنَٰهُ أَهْلَهُۥ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا ﴿٨٤﴾ ﴾(الأنبیاء: ٨٤) ترجمہ:۔ اور صرف اسکے اہل و عیال ہی اسکو نہیں دیئے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیئے اپنی خاص رحمت کے طور پر۔ حضرت ایوب علیہ السلام ہر مومن جسے اللہ تعالیٰ مال و دولت میں نقصان اور بیماری کے ذریعہ آزمائے اس کے لئے صبر و تحمل کے حوالہ سے ایک روشن مثال اور بہترین نمونہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ، أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ، وَلَكِنْ لاَ غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ » حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے کہ ٹڈیوں کا ایک جھنڈ ان کے اوپر آپڑا اور یہ ساری ٹڈیاں سونے کی تھیں۔ حضرت ایوب جلدی جلدی انہیں پکڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب سے کہا کہ ایوب! کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کیا، تو آپ نے کہا کہ بار الہا بے شک ، لیکن میں تیری برکتوں اور نوازشات سے ہر گز بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ (بخاری)